

## مايوی، ترقی اور خواجہ آصف

انہائی منظم طریقے سے ملک میں انتشار پھیلایا جا رہا ہے۔ افواہوں کو خبروں کارنگ دیکرسو شل میڈیا کا بھرپور استعمال ہو رہا ہے۔ مختلف ناموں سے انہائی نگینہ نتائج کی پیش گوئیاں کی جا رہی ہیں۔ واٹس ایپ پر ایسے ایسے تجزیے بھیجے جا رہے ہیں جس سے مايوی کی فضائی کو بڑھانا صاف مقصد نظر آتا ہے۔ مغرب کے مختلف لکھاریوں کے نام لیکرنا گہانی مگر جعلی آفات کا آغاز بھی بتایا جا رہا ہے۔ ہر طرف اندھیرہ اور ملک دشمنی کے جذبات کو بڑھا دیا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ آزادی اظہار دیگر بلند اخلاقی نعروں کی آڑ میں نظم و ضبط کے ساتھ ہو رہا ہے یا کروایا جا رہا ہے۔ عرض کروزگا کہ سب کچھ خراب نہیں ہے۔ مگر سب کچھ ٹھیک بھی نہیں ہے۔

ہمارے چند روز جمہر اب تو اس درجہ کے نجومی بن چکے ہیں علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ ملک تین چار ماہ میں دیوالیہ ہو جائیگا۔ بس خدا نخواستہ قومی سلیمانیت اب ختم ہوئی کہ اب اندازہ ہے کہ معاملات کافی مشکل ہیں۔ مگر ملک قطعاً خرابے سے دوچار نہیں ہے۔ طالب علم کا تجزیہ یکسر مختلف ہے۔ ہم پاتال کی گہرائی تک پہنچ چکے ہیں۔ یہاں سے ہمیں ہر قیمت پر اوپر اٹھنا ہے۔ قدرت کا اصول یہی ہے، کہ زوال کی آخری حد سے ہی قویں ترقی کے آسمان کی طرف اُبھرتی ہیں۔ کسی کو قانون قدرت سے استثناء نہیں۔ کسی کو بھی۔ دلیل کی بنیاد پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جذباتیت اور مبالغہ کے بغیر۔ کہنے کی وجہ ان ممالک کی بہتر اندر ورنی صورتحال کا مطالعہ ہے جنہیں مکمل طور پر پابندیوں کا سامنا ہے۔ شمالی کوریا کی مثال کوسا منے رکھیے۔ کم جو نگ اس ملک کا لیڈر ہے۔ اسکی تصویر ایک بین الاقوامی ولن کے طور پر مغرب کے میڈیا پر نمایاں طریقے سے دکھائی جاتی ہے۔ کہا جائے کہ پوری دنیا میں کم جو نگ کو شر اور فساد کی جڑ قرار دیا جا رہا ہے، تو بے جانہ ہو گا۔ اہم ترین بات یہ بھی ہے کہ اندازہ ہو کہ شمالی کوریا اس وقت کن حالات میں ہے اور اسکے عوام کی کیا حالت ہے۔ امریکی صدر جو بے معنی بیانات اور ٹویٹس کرنے میں مہارت حاصل کر چکا ہے، ہر مقام پر ڈھمکی دیتا ہے کہ شمالی کوریا کو تباہ کر ڈالے گا۔ نیست و نابود کر دیگا۔ ملک کو ختم کر ڈالے گا۔ مگر نتیجہ بالکل الٹ نظر آتا ہے۔ ہر بین الاقوامی ڈھمکی کے بعد، کم جو نگ ایک مہلک میزائل کا تجرباتی دھماکہ مزید کر ڈالتا ہے۔ تباہ کن میزائلوں کو داغ دیتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ یہ تجربات مسلسل کر رہا ہے۔ بلکہ پھر تصاویر بھی بین الاقوامی میڈیا کے حوالے کرتا ہے۔ کم جو نگ کو چند دن پہلے دیوار سے لگایا گیا تو اعلان کیا کہ ہائیڈروجن بم کا تجرباتی دھماکہ کریگا۔ پوری دنیا کے سائنسدانوں نے کھرام مچا دیا۔ اس تجربے کے نتائج اتنے بھیاںک بتائے گئے کہ سب کو پسینہ آگیا۔ نیویارک یونیورسٹی کے پروفیسر اولیور بوہلر (Oliver Buhler) نے بتایا کہ زیر آب دھماکے سے ایک سو چالیس کلوٹن تو انائی کی لہریں پیدا ہوں گیں جو سمندر میں قیامت برپا کر ڈالیں گی۔ ساحلی ممالک اس طوفان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ سمندر کے ساحل پر تمام شہر ختم ہونے کا امکان بھی ہے۔ ہائیڈروجن بم کے تجربے کے بعد فضائیں اڑنے والے بیشتر ہوائی جہاز گر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ خلائیں موجود سیارے تو ازن سے محروم ہو سکتے ہیں۔ صرف ایک ڈھمکی سے ہر ملک نے شمالی کوریا کے ساتھ مذاکرات کے عمل کو اہم قرار دے دیا ہے۔ دنیا کے تمام لیڈر اس بات پر متفق ہیں کہ کم کو ڈھمکی دینے کی بجائے، اسکی حکومت سے با مقصد بات چیت ہونی چاہیے۔ داخلی طور پر شمالی کوریا کی

اقتصادی صورتحال قطعاً، تشویش ناک نہیں ہے۔ تمام پابندیوں کے باوجود کوئلہ کی برآمدات جاری ہیں۔ معاشیات کے معتبر ترین جریدے، اکانوسٹ کے مطابق چین کی بندگاہیں شمالی کوریا سے آئے ہوئے کوئلہ سے بھری ہوئی ہیں۔ ویانا یونیورسٹی کے پروفیسر رودج فرانک (Rudiger Frank) کے مطابق شمالی کوریا میں تجارتی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ ایشیاء کی ایک بہت بڑی کمپنی "من سو" نے دو ماہ قبل دارالحکومت میں متعدد سٹور قائم کیے ہیں۔ تمام پابندیوں کے باوجود بینک کا نظام معمول کے مطابق چل رہا ہے۔

قطعاعرض نہیں کر رہا کہ شمالی کوریا، ہمارے ملک کے لئے مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یا ہمیں بھی اسی نقش قدم پر چلنا چاہیے۔ ہرگز نہیں۔ دنیا سے کٹ کر رہنے کا کوئی جواز نہیں۔ اسکے فائدے کم اور نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ پرسوال یہی ہے کہ اگر شمالی کوریا تمام تر ڈھمکیوں اور پابندیوں کے باوجود معمول کے مطابق چل رہا ہے، تو پاکستان تو نسبتاً ایک تو انداز مصبوط ملک ہے۔ اسکی سلسلیت کو کیسے خطرہ لاحق ہو گیا؟ شمالی کوریا کے دشمن کم از کم ہندوستان سے بہت زیادہ مصبوط ہیں۔ جیسے جاپان اور جنوبی کوریا۔ اسکے علاوہ امریکی فوج بعد جدید اسلحہ، جنوبی کوریا اور جاپان میں موجود ہے۔ یہ سب ہونے کے باوجود اگر ایک ملک قائم و دائم ہے، تو ہمارے حالات بہت بہتر ہیں۔ درست ہے کہ ہمارے ارڈرگر بھی ایک منفرد حصار بنایا جا رہا ہے۔ مگر کیا کوئی فراموش کر سکتا ہے کہ ہماری عسکری قوت کس درجہ مصبوط ہے۔ کیا کوئی یہ بھی بھول سکتا ہے کہی۔ پیک کی موجودگی میں چین کس طرح پاکستان کو تباہ چھوڑ سکتا ہے۔ اب پاکستان اور چین ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزم ہیں۔ اقتصادی، معاشی اور عسکری مفادات نے دونوں ممالک کو ایک دوسرے کی ان سورنس پالیسی بنادیا ہے۔ ہمارے مسائل گھمبیر ضرور ہیں مگر انکا حل موجود ہے۔ ترقی کرنے کی چاہی بھی ہمارے پاس ہے۔ مثال کے طور پر دہشت گردی کو لے لیجئے۔ پانچ برس پہلے کے حالات دیکھیے۔ 2007 میں پندرہ سو شہری اور حکومتی اداروں کے چھ سو افراد شہید ہوئے۔ اُسی سال پندرہ سو دہشت گرد جہنم رسید کیے گئے۔ 2017 میں یہ تعداد دیکھیے تو اس میں جیران کن ثبت تبدیلی آئی ہے۔ شہری اور ریاستی اداروں کے شہید ہونے والے افراد صرف پانچ سورہ گئے۔ کیا آج تک کسی نے ذکر کیا کہ اب تک تمیں ہزار سے زیادہ دہشت گرد مارے جا چکے ہیں۔ یہ اعدا و شمار کسی پاکستانی ادارے کے نہیں ہیں۔ بلکہ ایس۔ اے۔ ٹی۔ پی (S.A.T.P) جیسے مستند ادارے کے ہیں۔ دہشت گردی پر نظر رکھنے والا ایک مستند ادارہ جسکے اعدا و شمار دنیا تسلیم کرتی ہے۔ ہمارے دشمنوں کیلئے بہت بڑا صدمہ یہ بھی ہے کہ ہماری فوج، رینجرز، پولیس اور انٹلی جنیس ایجننسیوں نے دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اسے محدود کر دیا ہے۔ ہر واردات کے بعد ان دہشت گروں کی بخش کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جنہوں نے یہ سفاک حملے کیے ہوتے ہیں۔ فوج کو بھول جائیے۔ ہمارے سول دفاعی اداروں نے اب اپنی طاقت اس درجہ بڑھا لی ہے کہ خود بخود ان گنت دہشت گردی کو جہنم واصل کر دیتے ہیں۔ یہ معمولی بات نہیں ہے۔ پاکستان پوری دنیا میں واحد ملک ہے جس نے دہشت گردی پر حد درجہ کنٹرول کیا ہے۔ امریکہ کی مثال لیجئے۔ افغانستان اور امریکہ کے تمام دفاعی ادارے ملکر بھی افغانستان میں دہشت گردی کی بخش کنی نہیں کر سکے۔ بے تحاشہ مالی و مسائل خرچ کرنے کے باوجود افغانستان میں امن نام کی کوئی چیز نہیں۔ اسکے بالکل برکس پاکستان اس جنگ میں فیصلہ کن کامیابی حاصل کر چکا ہے۔

سی پیک کی طرف آئیے۔ اس شاندار منصوبے کے خلاف کیا کچھ نہیں کہا گیا۔ دفتر کے دفتر مخالفت میں لکھے گئے۔ ہندوستان نے اس منصوبے کو ناکام کرنے کیلئے راکے ذریعے ہر کوشش کر دی۔ بلوچستان میں انتشار کی ناکام منصوبہ بندی کی گئی۔ مگر آپ ہماری سیاسی اور فوجی قیادت کی ہم آہنگی دیکھیے کہ منصوبے پر ہر طریقے سے کام جاری ہے۔ یہ بے مثال منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ حکومتی یا ملکی ذرائع سے استفادہ نہ کجھے۔ ورلڈ اکنامک فورم کی 2017 میں شائع کردہ رپورٹ ملاحظہ کجھے۔ غیر جانبدار رپورٹ کے مطابق پاکستان صرف سی پیک کی بدولت 133 پوزیشن سے ثبت طریقے سے بڑھ کر 115 نمبر پر آچکا ہے۔ یہ ثبت ترقی کسی ذمہ دار شخص نے لوگوں کے سامنے نہیں رکھی۔ صرف ایک منصوبہ کی بدولت پاکستان اوپر کی طرف جا رہا ہے۔ جب یہ منصوبہ مکمل ہو جائیگا تو پاکستان کے معاشی اہداف ایک راکٹ کی طرح اوپر جائیں گے۔ دوبارہ عرض کر رہا ہوں، کہ یہ تمام تجزیے بین الاقوامی ادارس کے ہیں۔ کسی دوست یا ہمارے اپنے حکومتی ادارے کے نہیں ہیں۔ یہ کامیابی ہمارے ہمسایوں کو قطعاً قبول نہیں۔ لہذا سکو ہر طریقے سے ناکام بنانے کی بھرپوکوشیں جاری ہیں۔ مگر یہ تمام ترقی اقدامات ہمارے عزم کو قطعاً کمزور نہیں کر پا رہے۔ اصل میں ہمارے دشمن اس حقیقت کا ادراک نہیں رکھتے تھے کہ یہ منتشر قوم اگر کسی نکتہ پر یکسوئی حاصل کر لے تو اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ سی پیک کی عملی شکل اسی قومی یکسوئی کا بھرپور نتیجہ ہے۔ اس میں سیاسی قیادت کا ثابت کردار ہر گز پس پشت نہیں ڈالا جاسکتا۔

سیاسی محاذ کی جانب آتا ہوں۔ اتنی گرداؤائی جاتی ہے کہ حقائق کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ دراصل چیز کیا ہے۔ غیر جانبداری سے عرض کروں گا۔ خواجہ آصف کو وزیر خارجہ بنے ہوئے جمعہ جمعہ چار دن ہوئے ہیں۔ میری ان سے بھی بھی کوئی ملاقات نہیں ہے۔ یہ وضاحت دینی اس لیے بھی ضروری ہے کہ تجزیہ کی غیر جانبداری قائم رہے۔ دونوں سے انہیں صرف اس بات پر بے تحاشہ تقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ وزیر خارجہ نے ایک بین الاقوامی فورم پر کلبھوشن یادیو کے متعلق سخت روئیں نہیں اپنایا۔ یہاں تک کہا گیا کہ انہیں سابق وزیر اعظم نے منع کیا تھا کہ کلبھوشن کا ذکر نہیں کرنا۔ مگر کیا خواجہ آصف کابی بی سی کو دیا گیا حالیہ انٹرو یولوگوں کی نظر سے چھپایا جاسکتا ہے۔ جہاں وزیر خارجہ کے طور پر انہوں نے پوری توانائی سے کلبھوشن یادیو کا مقدمہ نہ صرف اٹھایا بلکہ یہ بھی کہا کہ انڈیا ہر طریقے سے پاکستان میں دہشت گردی میں ملوث ہے۔ اس تو ان بات کو کسی جگہ بھی پیش نہیں کیا گیا۔ یہ انٹرو یوبی بی سی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ آپ وہاں سے اسے دیکھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں۔ گزارش صرف اتنی سی ہے کہ ہمیں تقید کے گھوڑے کو کہیں نہ کہیں دلیل کی بنیاد پر لگام ضرور دینی چاہیے۔ ورنہ ما یو ہی کے وہ بادل بر سنا شروع ہو جاتے ہیں جن سے بھی بھی خیر کی بوندیں نکلتیں۔ حقائق کی بنیاد پر گزارش کروں گا کہ پاکستان کے مسائل ہیں۔ بالکل ہیں۔ مگر ہم بحیثت قوم انہیں حل کر سکتے ہیں بلکہ کامیابی سے کر رہے ہیں۔ اندھیرا پھیلانے والے ما یو ہی پھیلاتے پھیلاتے تھک جائیں گے۔ مگر یہ ملک ہر طریقے سے آگے بڑھے گا۔ قرآن اور شواہد مستقبل میں بے مثال ترقی کے ہیں۔